

M. B. KHAN ARTIST ... LUCKNOW

جلد ۹ مضامین غیب نمبر ۴۷
یکشنبہ ۱۰ دسمبر ۱۹۲۲ء

آقایانِ قوم

(نمبر ۳)

(ضمیمہ ۲۶ نومبر ۱۹۲۲ء) یہ دعویٰ حضرت صوفی پیٹو شاہ اللہ ہی اثبات ہے۔ مگر یارو تم یقین کرو کہ میں ہرگز ان کے حق میں بد دعا نہ کروں گا۔ ہر چند کہ بھوکے پیاسے کی دعائیں پر لگ جاتے ہیں اور وہ سیدھی عرش تک پہنچ جاتی ہے۔ متعدد آسمانوں کا جال اُسے روک نہیں سکتا۔ پس اب دوسری چال چلنے والا ہوں جو اس فتنہ گستری اور تذلیل کا قلع قمع کر دے۔ منصور حلاج نے صرف انا الحق کہا تھا۔ حق اور صدق مرادف ہیں لوگوں نے غلط فہمی کی وجہ سے غریب کو سولی دے دی۔ یہ نہ سمجھے کہ "ذرّیہ عدل" سے مراد زید عادل ہے یعنی انا الصدق۔ بعض لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اُنکی تکذیب کی گئی اور جہاں مسلمانوں کی سلطنت تھی وہاں اُن پر شرعی حد بھی جاری ہوئی۔ میں ایک ایسے ملک میں ہوں جہاں شرعی حدود معطل ہیں۔ نہ پھانسی کا ڈر ہے نہ دُرّے بازی کا دھڑکا۔ مذہب آزاد پیٹ غلام ہے لہٰذا عنقریب ڈنکے کی چوٹ ہانکے پکارے صدا لگاؤں گا "انا ربکم الاعلےٰ" یعنی بندے کے گھٹ میں دکالب میں حضرت اقدس الٰہی سما گئے ہیں۔

وہ اُٹھا آج نقاب رخ زیبا دیکھو
دیکھنے والو جلوہ یار کا جلوا دیکھو
(صوفی پیٹو شاہ)

البتہ کچھ ضعیف الایمان لوگوں کی کمی نہیں دوکان خوب چلے گی۔ پنجاب سے بڑی امید ہے۔ اگر دو ایک لکھے پڑھے بندے بھی ہتھے چڑھ گئے تو پیٹ بھی طرح پل جائے گا۔ خدا ہو جانے کے بعد شرعی قیود مرتفع ہو جائینگے کسی کو میرے افعال پر اعتراض روے

شریعت حملہ کرنے کا حق نہ رہے گا۔ شرع میری مرضی کا نام ہے جس قانون پر منسوخ کا خط کھینچ دوں کوئی چون و چرا نہیں کر سکتا۔ قرآن پرانا دساتیر انجیل توریت زبور سب آسمانی کتابیں مشہور ہیں جب ان سب کا منسوخ لوگوں کو مل جائیگا تو پھر تمام جھگڑے بکھیڑے باقی نہیں رہ سکتے۔ ابھی تک

چندیں شغل برائے اکل

کے تمام طریقوں میں یہ طریقہ اچھوتا ہے اسے کسی نے ہاتھ نہیں لگایا ہے۔ بہت افراد جنھوں نے چندیں شغل برائے اکل کے طور پر نبوت کے دعوے کیے مراد مندوں کے ہجوم اور جعلی حجت کرنیوالوں میں سیکڑ نکالنے والوں سے ڈر گئے وہ بیوقوف تھے۔ اگر سرے ہی سے خدا بن بیٹھتے تو کوئی مشکل نہ ہوتی۔ ایک جھوٹی نبوت کا ڈھچر پھیلانے کے واسطے جو سامان درکار ہے وہی ایک مصنوعی خدائی چمکانے کے واسطے بھی کافی ہے اگر خشک پیش گوئی پر خلقت قناعت کر سکتی اور بے چون تسلیم کر لیتی ہے تو مصلحت و مشیت کا عذر بھی تسلیم کر سکتی ہے۔ فرض کر لیجیے کہ بندہ خدا ہو گیا آپ تشریف لائے اور بندہ کی بارگاہ میں اپنے مطالب پیش کیے کیا بندہ فوراً اپنی رعد سا آواز سے گرج کے آپ کو راضی بہ مشیت رہنا تعلیم نہیں کر سکتا۔

اے میرے بندے چپ رہ یہ بات ہونے والی نہیں میری مصلحت اور مشیت کا تقاضہ یہی ہے بس خاموش رہ اور جلال خداوندی سے ڈر۔ پیدا کرنے والے سے کس کا زور چلا ہے؟ راضی برضائے الٰہی رہنے کی تعلیم پرانی ہے۔ ہندو بھی جانتے ہیں مسلمان بھی واقف ہیں۔ یا مثلاً کوئی شخص علم غیب سے مدد لینے کا طالب ہو تو کیا اُس سے پوچھتے ہی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ:۔

"بندہ اپنے خدا کے امتحان لینے کا حق نہیں رکھتا"

اب رہی یہ بات کہ خدائی کی تجارت چلانے کے لیے قدرت کی بانگی دکھانی پڑے گی تو یہ کوئی بڑی بات نہیں آخر پیر بننے میں اب تک جب سے کسی نے معجزہ طلب نہیں کیا تو خدا بننے کے وقت کیوں قدرت نمائی کی حاجت ہوگی۔ دنیا جب کبھی مذہب کے مسئلات میں دخل نہ دینگے بلکہ ہر ایک کو فیض وقت کے اوپر اور اپنے عقیدہ پر صاد کرینگے۔ خدا دنیا کے کسی جھگڑے والو کو ... سے کوئی سروکار نہ ہوگی۔ شریف حسین کو بھی مبارکباد کا تار ... ابن سعود کو شاد باش کا مژدہ۔ انگورا پر بھی نظر عنایت۔ فواد پاشا پر بھی دست شفقت۔ مقتول سے بھی ہمدردی قاتل پر بھی نگاہ رحمت۔ اختلافات بیجا ہے خود قائم اور غائب کی ذوات ان اختلافات سے بے غم۔ اے ... بس اب تیری محسن کشی اور ... کا یہی علاج ہے تو سہی جو ساری خدائی پیٹ میں ... سبحان ربی الاعلےٰ ساری خدائی کا ایک ہی نوالہ

تجلّی ربنا فینا انا اللہ انا اللہ
نہیں کھاتا ہے اور پیتا انا اللہ انا اللہ

خدا پرست اشخاص اس ... ایک حکیم الٰہی کا فرمان ہے ... تو دو قسم کے آدمی دکھائی دیتے ہیں ... کوئی خدا پرست دکھائی نہیں دیتا۔ ... ایسے ہیں ... جلوہ نمائی حقیقی خداوندی نہیں ہے میری نگاہوں میں سوائے پیٹ کے کسی کا جلوہ نہیں سماتا۔ لہٰذا پہلا مصرعہ بھی قابل تبدیل ہے اور دوسرا بھی بلکہ جو کچھ آگے تحریر کروں اسکی بھی یوں ہی تبدیل کیجیے۔ "انا البیٹو انا البیٹو"

کوئی کہتا ہے مشرک ہے کوئی کہتا ہے زندیق ہے
بہت رکھا رہے جینا انا اللہ انا اللہ
سمجھے ہے پیٹ سے مطلب کہ ہو جانے کسی صورت
عداوت ہے نہ ہے کینہ انا اللہ انا اللہ
جو چاہے مجھ سے خود ہی چلا آئے رہ بے کھٹکے
نہ سیڑھی ہے نہ یاں زینہ انا اللہ انا اللہ
نہ کرتی تم کیوں سی دولت کہیں مجھے سوئی
ہنستا کیوں نہ پشمینا انا اللہ انا اللہ
گناہی عمر خدمت میں کسی نے بھی نہ یہ جانا
کہ یہ خادم ہے دیرینہ انا اللہ انا اللہ
کوئی دن وہ بھی آئے گا کہ بندہ کر سا بندوں کو
چلوں گا تان کر سینہ انا اللہ انا اللہ

نمبر۲۔ ابی سونی پیڑ شاہ تمھیں تو پیٹ پیٹ کے آگے اور کسی امر کی کوشش نہیں سمجھائی نہیں دیتیں۔ تمھارے بارے میں تو ایک پیر ظریف شاعر نے کہا ہے ؎

یا جمیل التصوف شر جمیل
لقد جئتم بامر مستحیل
افی القرآن قال اللہ حقا
کلوا اکل البہائم وارقصوالی

یعنی اے پیر شاہ اور ان کے مرید و تم بھی کس برے حال کے دوبے ہوئے ہو کیا خدا نے قرآن میں تم سے کہا ہے کہ جانوروں کی طرح کھاؤ اور ناچو۔ ارے بھائی ایک حمام میں سب ہی ننگے ہیں۔ اس ناسپاس قوم نے کس کا احسان مانا ہے؟ مجھے دیکھو نا کہتے کہتے دیوانہ ہو گیا کسی نے کہا ہے ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چوں بخلوت می روند آں کار دیگر می کنند

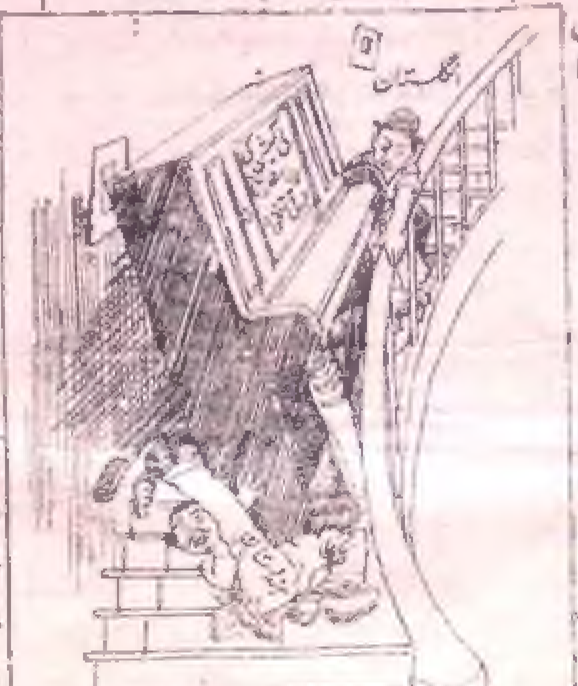
کسی نے طعنہ زنی کی ؎

توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر می کنند

کسی نے اُڑایا ؎

واعظ نہ خود پیو نہ کسی کو پلا سکو
کیا بات ہے تمھاری شراب طہور کی

شعراء ہنسی و حال کو خدا جانے مجھ سے کیا دشمنی ہے کہ کوئی پھبتی اٹھا نہیں رکھی جو جی چاہا کہہ گئے بایں ہمہ اپنے کام پر مستعد رہا۔ وعظ و نصیحت کا ڈنکا ہر وقت میرے طبلوں کھلا رہا۔ جب دینی مواعظ کی قدر جاتی رہی اور لوگوں نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا جس کی بنیاد سیاسیات حال پر رکھی گئی تو بندہ نے فوراً اپنی وعظ کا رخ بدلا اور قرآن کی تمام آیتوں کے مضامین حال کی پولیٹکس کی جانب پھیر دیے ترک موالات کی کہنہ و فرسودہ آیت جسے کبھی قرآن والوں نے نگاہ بھر کے نہ دیکھا تھا پہلے پہل بندہ ہی کی زبان سے نکلی یہ بات کوئی نئی نہیں ہے قرآن کے ساتھ اس قسم کا استہزا اکثر ہوا ہے اسکی آیتیں لوگوں نے فواحش میں بھی چسپاں کی ہیں مثلاً ابو نواس عربی شاعر کی ایک حکایت مشہور ہے کہ وہ ایک روز مکتب کی طرف سے گذرا ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو آپ نے فرمایا "فتبارک اللہ احسن الخالقین" اسکے لب نوشتہ ہیں اور شاعر صاحب میں سوال جواب شروع ہو گیا ابو نواس نے کہا "ہم اس میں سے کچھ کھانے کا ارادہ رکھتے ہیں" لڑکے نے کہا "حب نمک من جالی چیزیں اور دو پیسے صرف" "مگر اس وقت اس تک کوری رسائی مشکل ہے" میاں ابو نواس کے پلے ایک پیسہ نہ تھا بیب ملول کے کہنے لگے "ہمارے اور تمھارے درمیان وعدہ رہا جسکی مخالفت نہ ہم کریں نہ تم کرو" لڑکے نے کہا "یوم الزینۃ ضحی" صبح کے وقت کا



ہندوستانی: ہائے کچلے، ہائے مرے!
انگلستان: مجبوری!! کچلے بغیر تمھیں [illegible]

وعدہ ہے" ابو نواس نے سیدھے مکتب کی راہ لی عید کے دن جو پہنچے لڑکا کہیں دبا تھا انھوں نے کہا "وعدہ کا پورا کرنے والے" غرض یہ کہ طبیعت سے نفرت تک کی مزہ چکھو کے اس کتاب میں آیتیں صرف ہوئی ہیں۔ اور سوا آیت کے کوئی بڑی بات زبان سے نکلی نقل کا ذکر نہیں تم بندہ کو بھی تھوڑی دیر کے لیے ابو نواس سمجھو اگر میں چاہوں تو اسی قسم کے واقعات بدعملیوں کے فحوائے خانوں کے تمھیں سنا سکتا ہوں میں نے پہلے ہی دفعہ دخل کر دیا ہے مگر سر نیچا زبان کو لعن و تشنیع کی سان پر چڑھا ہیں۔ یا رو جو نواس کے نسل سے پولیٹکل مصنفین و تشنیع نہیں ہیں قرآن کی آیت کا محل ہماری ٹرک زبان ہے اور ٹرک زبان کی حرکت ہمارے اختیار میں ہے جس معاملہ میں چاہیں لائیں کسی کے باپ کا اجارہ نہیں لوگ اپنے جرائد کے سرے پر نہیں ہزاروں فواحش بھرے ہوتے ہیں طرح طرح کی آتیں لکھتے ہیں۔ ان کے فعل پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تو بندہ کے اس رکتے پر آنکھیں کیوں نکلیں۔

آیت تو خیر رسول اور اصحاب رسول کی سیرت و حدیث سے بھی بندہ نے خوب کام نکالا جس لیڈر سے خواہ وہ کیسا ہی فاسق و فاجر ہو کوئی فعل سرزد ہوا بندہ نے فوراً اس فعل کی اور اصحاب رسول اللہ کے افعال سے ملادی۔ کسی لیڈر نے کوئی پولیٹکل مشورہ دیا اور بندہ جناب نے جھٹ حدیث سے اس کی تطبیق کر دی۔ یہ دیکھ کے کہ جمل امیر مجمع کی عزت دنیا سے اسلام کی رجحان رکھتی ہے بندہ نے امیر مجمع کی ذات مجموعہ صفات کے چند مناظر و خصائل اپنی تقریروں اور لیڈروں میں دسطرا وضع کر رکھا ہے کہ دنیا اسکا کلمہ پڑھنے لگی منشا میں نے کہا:-

"حضرات ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" خداوند عالم کا فرمان ہے کہ تمھارے خدا کے نزدیک وہی ذات زیادہ گرامی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ یہ میں نے کیوں کہا؟ اس وجہ سے کہ پابندی شریعت تقویٰ کی دلیل ہے مسلک گیری کی ہوس میں نمازی بن صورت جو کچھ ہوئے پائیں جائز و ناجائز افعال سرزد ہوں وہ تمام حمایت شریعت مطہرہ کے لبادے کی آڑ میں چھپائے جا سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں بندہ اسکی حس بابر پروا نہیں کرتا کہ اصل شریعت یا شارع علیہ السلام کو کوئی اعتراض وارد ہوتا ہے یا نہیں۔ میں اپنے مقصود کو نہایت شاندار مختصر الفاظ میں بیان کرتا ہوں کہ سننے والے وجد کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور وہ جھومنے لگتا ہے اس کے دماغ پر ایک کا [illegible] حالت

ہوجاتی ہے وہ ہرگز ان غاۃ کو بنظر تنقید نہیں دیکھ سکتا جو میری زبان سے نکلتے ہیں۔ پہلی نازیبا حرکت جو کسی فاتح کی جانب سے ظاہر ہوتی ہے اُسکا نام خونریزی ہے قرآن پاک میں خون بہانے کی مذمت بہت کی گئی ہے۔ خلافت دینی جب حضرت آدم کے پاس نام کی گئی تو فرشتوں نے پوچھتے ہی خدا سے دریافت کیا کہ کیا تو روئے زمین پر اُس شخص کو خلیفہ بنانے والا ہے جو فساد پھیلائے گا اور خون بہائے گا۔ یہی خونریزی ہے جو عرب کے آزاد ملک میں نہایت فیاضی کے ساتھ ہوتی رہتی ہے۔ طرفہ ماجرا یہ ہے کہ عرب میں غیر مسلم کا وجود نہیں ایک مسلم کی تلوار ہمیشہ دوسرے مسلم کی گردن پر چلتی ہے ہمارا کام صرف قاتل فاتح کی ثناخوانی ہے مقتول اگر کلمہ گو ہے تو بلا سے مظلوم ہے تو بلا سے ہم کوئی قاضی نہیں ہیں مظلوم کے ساتھ ہمدردی بزدلوں کو ہوتی چاہیے وہ عورتوں کی طرح شوے گھلائیں ہائے وائے کریں اور خواہ مخواہ یا دل کڑھائیں ہم جیسا بھرپور ہم بھی کہیں گے۔ قربان قربان نثار نثار اُس تیغ عالم کش کے جس نے دشمنوں کے خون کا ایک قطرہ نہ چھوڑا۔ اے غازی ابن سعود

آپ کی شکست خوردہ دشمنوں کے ساتھ سختی ہے۔ اے طائف کے رہنے والو سیاہ کر میڈ! تم رستے دودھ پیتے بچوں کی گودیں نہایت نرمی کے ساتھ ان سے جدا کی گئیں انھیں تو بھی تکلیف نہیں ہوئی تھی دودھ بڑھائی یاد نہ ہوئی ہے۔ اے اہل طائف تقادیر کرو ورنہ بیجا دست و پا شکستہ بڑھتا اب تمھی

مت خفا کریہ دعا تیں ہیں!

وہاں دوش نہ ہونگے وہ اب جنت میں حوروں کے کندھوں پر چڑھے چڑھے گھومتے اور کھلی بازی کرتے ہونگے۔ دوسرا پاکر مسلمان وہ قرآن کریم کا مخلص علم بردار جس نے اپنی شجاعت دلاوری کے ثبوت ان خنجروں میں جو کارد و ذن پر پہیے جاتے اور ان قبائل کی جنگوں میں دیئے جو خزینۂ عرب کی زندگی کا خون حیات ہیں۔ ہمارا دلی وارث حاکم علی الاطلاق ہو گیا ہے۔ کاروانوں پر شبخون مارنے ریاض (ایک مقام کا نام) کے قلعے پر رات کو چڑھ دوڑنے اور غریب دیہاتوں کو بے گناہ مار ڈالنے کے باوجود ہمارے حاکم مخلص علم بردار قرآن کو وہ شاندار زندگی حاصل ہوئی جو حضرت رسول عربی کے بعد کسی عرب شیخ کو نصیب نہیں ہوئی ہے

چو تیغ قسنا خنجر آبدارش
بہر جا رسیدہ دریدہ بریدہ
بنازم فسونسازی زلف دوتا
کہ در سایۂ خورشید را پروریدہ
تمہیں دے گا جو کر کی وہ خشک روٹی
کھلائے تا غازی کو اپنے ملیدہ
جو مشہور تھے باغ زمان طائف
انھیں دیکھو کیسے ہیں آفت رسیدہ
خود شی ہی جس جا پہ حد شناسم
وہاں کیا سناؤں میں اپنا قصیدہ
بائی آئیدہ

راقم

اُستاد بنا دو آئینہ کو
سیکھو انداز دلبری کا

گردش پیمانہ

(نمبر ۴)

ہم تو سمجھتے تھے کہ پیمانہ صاحب خدا نخواستہ ڈاڈک کے نشہ کی طرح ہرن ہوگئے مگر معلوم ہوا کہ ہستی ومادہ ہے۔ گردش نے صرف اودھ پنچ کے دفتر کی طرف منہ کرنے کی قسم کھائی ہے الٰہی خیریت ہے۔

خدایا تیرا شکر اردو کی ستیا ناسی کا رونا سوخت نہیں ہوا ابھی مولانا پنچ کے احباب کی قسمت میں کچھ دنوں ابھی بدولت غم غلط کرنا بدا ہے۔ لیجیے صاحب میو سواد اکبر آباد کا واحد مجلہ علمیہ وادبیہ پیمانہ زیر نظر ساغر نما سیالی علیگ ستمبر میں بھی نکلا اور اکتوبر میں بھی اب کے ابتدائی تصویر بنام دتخلیق نمزمہ قابل دید ہے ایک خوبصورت لڑکا سڑک پر گانا چلا جاتا تھا:۔

مست و خراب بودم وافتادہ بے خبر
ایک شاہد پرست نے جو یہ شاتو بے اختیار کہنے لگا:۔

وائے آنگاہ من گردن شکستہ کجا بودم

دتخلیق نمزمہ والی تصویر دیکھتے ہی اُمید ہے کہ جن لوگوں کی خدمت میں پیمانہ صاحب نے یہ پیش کیا ہے وہ بھی کہنے لگیں گے:۔

وائے انگاہ من گردن شکستہ کجا بودم

بایں معنی کہ تصویر پوشاک کے لحاظ سے کسی ولایت ہرا پری کی ہے۔ کنول کا ایک پھول کٹورا سا کھلا ہوا ہاتھ

عجیب و جال ہے جس زمزمہ ایک ہاتھ سر پر رکھے ہاتی ستالی کٹڑی ہیں ایک عجیب قسم کا آلہ کو سیتا جس کی شکل دیکھنے کی دشکی سے بہت مشابہ ہے جس کی پشت پر نصب ہے اس شلث آگریں پتنگ کی اڑان کی طرح مساوی نکلے ہے مگر وہ دو تار کھینچے ہوئے ہیں - آلہ کا عمود جس زمزمہ کے قد کے برابر بنایا گیا ہے اور یہ آلہ اوپر کی جانب اتنا چوڑا ہے کہ اگر جس زمزمہ اپنے دونوں ہاتھ اچھی طرح پھیلائیں تو دونوں سرے چھو سکتی ہیں - جس زمزمہ کے دوسرے ہاتھ کی دھکی تار پر ہے - آگرہ کے پنجہ زاد ادبی ہیں (جہاں روئی دھنکنے والا دھنکا) پیدا ہوتا ہے) زمزمہ دھنکنے کا آلہ سوائے اس شکل کے اور کوئی شکل اختیار نہیں کر سکتا تھا مگر تنقیح طلب یہ امر ہے کہ تخلیق زمزمہ لطیفت کی جانب سے کس طرح ہوئی - یہ پیدائش خلاف فطرت ہے ساتگی عبارت ارشیج - اور پنیم سکارلہ دھن پیلا - مرود - طاؤس - اسپ - مرد - پیانو - ہارمونیم وغیرہ جتنے باجے ہیں سب کے سب بجانے والے کے آگے رہتے ہیں خواہ گود میں ہوں یا زمین پر - مگر اس آلہ زمزمہ نگار کی ولادت تخلیق عجیب سے ہوئی ہے اور یہ اوپر لانی ہی باجے کو پیچھے ڈالے " ملا اللہ عجائب کے کان کاٹوں نائی کے " فرماتے ہیں - واہ رے حسن تخیل ! اور واہ رے نشانی !! شاید سہو کاتب سے ایک لفظ چھوڑ گیا یعنی غالباً " تخلیق زمزمہ " نہیں بلکہ دراصل مکمل جملہ یوں تھا " تخلیق زمزمہ بہ تر تیب " ممکن ہے شعر اور سنسکرت کی کتابوں میں صنعت اشتقاق موسیقی کے ماہرین سے پوچھنا چاہیے اب آپ مرزا دعلی لطف نور نغمہ " کی تمثال برائے العین ملاحظہ فرمائیے اور تھلیں بجا کے تخلیق زمزمہ کی خوشیاں منائیے

تخییل ساغری سے ہے تخلیق زمزمہ — یعنی مقرزا یارے تحسلیق زمزمہ
تمک تمک تا مئی تا مئی تمک تمک تا مئی تا مئی

تعلیظ بے نقاب ہے ترتیب زمزمہ — پڑھ ہے شراب کیف سے ابریق زمزمہ
تمک تمک تا مئی تا مئی تمک تمک تا مئی تا مئی

نابود خیال ہے یہ ابریق زمزمہ — پی لے اُٹھا کے جس کو ہو توفیق زمزمہ
تمک تمک تا مئی تا مئی تمک تمک تا مئی تا مئی

پڑھ لعنت کس طرح ہو تعریق زمزمہ — ترسوع قرح یا ہے ابیق زمزمہ
تمک تمک تا مئی تا مئی تمک تمک تا مئی تا مئی

کیونکر سمجھ سکے کوئی تفریق زمزمہ — اک چیخ گنگری کی ہے ایک تیق زمزمہ
تمک تمک تا مئی تا مئی تمک تمک تا مئی تا مئی

کرتی ہے قول مجت تطبیق زمزمہ — تحریر صوت پر جو ہے تعلیق زمزمہ
تمک تمک تا مئی تا مئی تمک تمک تا مئی تا مئی

سیاب شد مآب زترویق زمزمہ — ساغر وکر مساز تو تقلیق زمزمہ
تمک تمک تا مئی تا مئی تمک تمک تا مئی تا مئی

تولید زمزمہ سے ہے تشریق زمزمہ — تشویق منجمد سے ہے تعویق زمزمہ
تمک تمک تا مئی تا مئی تمک تمک تا مئی تا مئی

عالم شکم میں پھنس گیا ابریق زمزمہ — ممکن نہیں طہارت زندیق زمزمہ
تمک تمک تا مئی تا مئی تمک تمک تا مئی تا مئی

استاد مطرب ہے سرخفیق زمزمہ — ہے سوز سازہ میں پئے تحریق زمزمہ
تمک تمک تا مئی تا مئی تمک تمک تا مئی تا مئی

پشت مغنیہ ہے ہے تشریق زمزمہ — یعنی ضیا فروز ہے مشریق زمزمہ
تمک تمک تا مئی تا مئی تمک تمک تا مئی تا مئی

آئیں بائیں شائیں بجائیں بجائیں بجائیں

ناظرین متحیر ہوں اس بحر کو اصطلاح خاص پر الکو کہتے ہیں - دوچنے کی ٹکی ثبت ثابت یا یہی رنگ ہو پھا -

" تخلیق زمزمہ " کا دیباچہ ختم ہوا " مغر تمارت " یعنی مضمون نگاروں کی فہرست کے بعد پیمانہ و ساغر کے جرعات ملاحظہ ہوں پہلا جرعہ اشاعت پیمانہ کی درخواست پر مشتمل ہے دوسرا اور تیسرا جرعہ ساغر اول سے سرشار ہونے والوں کے پاس نام ہے اس جرعہ میں ایک بیہودہ شعر بھی ہے یعنی ؎

نکلی ہی ہجوم مشربی بن خدا کی قسم — ہر بات پر کہا کہ مرا ہی قصور تھا

یہ شاعر غالباً جرعہ نوش ساغرے رنجی تھی ورنہ ایسا گستاخانہ شعر حضرت باری کی شان میں لکھتے ہوئے ضرور شرماتا -

چوتھا جزو بہت بڑا ہے عبارت یہ ہے :-

" میں شکرگزار ہوں دلی ہوئی ساقیوں سے اس قدر شناسی کا معترف ہوں جس سے حضرات ذیل نے تو شتو رہ پیمانہ کی مستقل اعانت منظور فرما کر حیات پیمانہ کو خوشگوار بنا دیا ہے "

ساقیوں سے اس سی جس سے سو سو سالانہ مستقل - واہ میاں حس میں ساغر میں ہر جس صاحب حس حس سبحان اللہ کیا فص حص حص صاحت ہے -

پیمانہ میں پہلی کئی مولوی سبحان اللہ صاحب نے حسن گور کھپوری نے ڈالی ہے آپ کی فیاضی کا اعتراف خلافت کمیٹی بھی کر چکی ہے اور چند عرب کی زنان ماہرو بھی آشنا و صدقہ کہتی ہوئی خدا جانے کہاں غائب ہو گئیں - اب پیمانہ کے لبریز ہونے میں کیا شتباہ ہے - ذوق سلیم کو خدا سلامت رکھے - لیکن ابھی یہ معاملہ ہمارے نزدیک طے نہیں ہوا کہ فیاضی بمقتضائے مذاق ہے یا بتقاضائے وفاق - بہرحال ذرکو کہ میاب کشتہ سے ضرور فضل ہے " پیمانہ " کی میانی کو مبارک ! اس کے بعد بعنوان خلاصۃ الباب وہی فہرست پھر دوہرائی گئی ہے - اب مضامین شروع ہوتے ہیں " قومی زبان کے تحفظ کی ضرورت " یہ ایک اچھا خاصا مضمون ہے مگر افسوس ابتدائی حصہ احتمالات اور لا یعنی تکرار سے پُر ہے .... ہو گی - رہا ہو گا ہوا ہو گا ہوئی ہوئی آ گئی ہو گی ہو گیا ہو گا ہوئی ہوئی ہو کر کے جا جا کر - جاری رہا ہو گا - جا جا کر آباد ہو گئی ہو گی - بولی جانے لگی ہو گی - ہو ہو کر یا مسلمانی زبان ہے علے ہذا القیاس



مصر:- ارے صاحب آپ زبان کیوں نکالتے ہیں مجھے سب شرطیں منظور ہیں۔

قصاص:- دونوں کان بھی دے کر رہیں۔ اور ہاں تھوڑی سی دُم بھی۔

مصر:- اچھا یہ بھی منظور!!!

سعدی: بیچارہ خر آرزوئے دُم کرد۔ نایافتہ دُم دو گوش گم کرد۔

اردو کی بہترین کتابیں

مکاتیب امیر مینائی

معراج الکلام

لغات اردو حصہ سوم

لغات اردو حصہ چہارم

معارف النغمات حصہ دوم

معارف النغمات حصہ اول

طلسمی برج

عروس جاسوس

نورجہاں

سونے کا جزیرہ

رینالڈ کے ناولوں کے تراجم

فریب حسن

نبیت زنگ

شہید جفا

غالب دہلوی

دیوان غالب

مولانا حالی

دیوان حالی

جلال لکھنوی

ڈاکٹر اقبال

شمع و شاعر

منشی سجاد حسین

مولانا عبدالحلیم شرر

دلچسپ ناول

علامہ شبلی نعمانی

امیر مینائی

داغ دہلوی

کمال لکھنوی

خواجہ عشرت لکھنوی

منشی محمد لطیف

حکیم محمد علی

مرزا محمد ہادی رسوا

پنڈت برجموہن

مرزا یاس عظیم آبادی

جوالا پرشاد برق

ناظم حسین لکھنوی

نعت لکھنوی

ظفر عمر بی اے

جنرل بکڈپو وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

دیگر فضول لکریات و منافرات پڑھنے والے پر گراں گزرتے ہیں بالکل یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کو کسین کھائے منہ میں پان کی پیک بھرے غل بل کر رہا ہے۔ لیکن نفس مضمون ایک حد تک مفید مطلب ہے۔ یہ مضمون صفحہ ۱۳ و کے نصف حصہ پر ختم ہو گیا۔ اور نصف آخر سے منظومات شروع ہوئے۔

پہلی نظم "بہار انتظار" ہے تو غنیمت مگر بعض جگہ قافیہ صاحب حشو کا خلعت پہنے جلوہ فرما ہیں حاصل سے کورے نظر آتے ہیں مثلاً ؎

یاد ہیں وہ دن کہ تھا ہیں کا سیاب چشم تر
دونوں آنکھیں بن گئی تھیں آبشار انتظار

ایک ظریف دوست کو ہم ہر چند منع کرتے رہے کہ بھائی تم پرانے وقت کے شاعر ہو یہ شاعری باصطلاح خاص تخیل جدید ہے جو معانی کی پابند نہ الفاظ کی محتاج مگر بھلا وہ کس کی سنتے ہیں اصلاح دے ہی دی ؎

یاد ہیں وہ دن کہ سر پر تھا کوہستان ہجر
دونوں آنکھیں بن گئی تھیں آبشار انتظار

مطلع بھی کچھ یوں ہی سا ہے ؎

ہو چکا وہ دور لیل و نہار انتظار
آج آنکھیں ہو رہی ہیں کا نگار انتظار

پہلے مصرعے کا مقتضے یہ تھا کہ دوسرا مصرع یوں ہوتا۔

آج آنکھیں ہو رہی ہیں کا نگار وصل یار

یا شعر ہی بدل دیجیے اور یوں کہیے ؎

آج آنکھیں ہو رہی ہیں کا نگار وصل یار
ہو چکی وہ گردش لیل و نہار انتظار

اس قسم کی تمام ردیفیں خس ہوتی ہیں بہت منہ زوری کیجیے تو دو چار شعر نکل آتے ہیں ورنہ عموماً ردیف صاحب شعر و معانی شعر سے علیحدہ ڈنڈ پیلتی ہیں۔ ردیف کا ہے کو بھوڑے کا برگشت ہے۔ مقطع ملاحظہ ہو اس میں ردیف کی ضرورت ہی نہیں ؎

آج کے دن پر تو اے عابد فدا ہو جائیے
کر دیا جس نے مجھے رنگیں نگار انتظار

دوسری نظم بعنوان "اسیر فرقت کی پہلی شام"

"صحرائے غربت" ایک نظم ہے جسے باصطلاح حال نیچرل نظم کہتے ہیں اس کا دوسرا شعر ہے ؎

مشرق سے اب سیاہی اٹھا ہی چاہتی ہے
گل سے اپنی لیلی نکالا ہی چاہتی ہے

سیاہی اٹھنا خلاف محاورہ ہے۔ سیاہی پھیلتی ہے سیاہی دور ہوتی ہے۔ تیسرا شعر ہے ؎

خورشید ایک قطرہ ہے مائل چکیدن
پر سوز و باس آگین بیتاب جان سپردن

یہ شعر خدانخواستہ اردو تو ہے نہیں۔ فارسی ہے مگر لاد شاہی فارسی۔ میر صاحب ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

دل تو گرنے لگا طپیدن نانہ

کوزہ مغزی کے اعتبار سے معترض میر صاحب کی اس ترکیب پر بھی اعتراض کر سکتا ہے مگر جس موقع پر میر صاحب نے "طپیدن نانہ" صرف فرمایا ہے وہاں اسی ترکیب پر حصر و انحصار ہے یعنے بجز اس ترکیب کے یہ معنی دوسرے لفظوں سے بایجاز و اختصار ادا ہی نہیں ہو سکتے۔ یا غالب مرحوم کا مصرع ہے ؎

سو رہتا ہے بانداز چکیدن سرنگوں وہ بھی

لیکن اسیر شام فرقت صاحب خدانخواستہ مجبور نہیں ہیں یہی معانی صاف لفظوں میں ادا ہو سکتے تھے "آخر ڈوبا ہی چاہتا ہے" نظم کر چکے ہیں اسے بھی "ٹپکا ہی چاہتا ہے" لکھتے تو کوئی شکوہ نہ کرتا۔

پیانہ کے دس نمبر میں نسبت گشت کی اشاعت کے کسی قدر اصلاح سے کام لیا گیا ہے چنانچہ یہ نظم بھی غنیمت ہے چند معمولی غلطیوں کے علاوہ بحیثیت مجموعی بیجا نہیں۔ اسکے بعد نغمہ شیرازی شروع ہوتا ہے۔ مطلع ؎

چیست اے دل مضطر جوش بیقراری
شد بعالم فسانہ جلد ماز دو رہیا

"جلد مازدو رہیا" سے مراد ہے "جلد راز دار" یعنے فرط بیقراری نے جلد راز افشا کر دیے۔ چوتھے شعر میں شمع کی تخئیل پروانہ سے دی گئی ہے ؎

در حرم حسن اور شمع تو چو پروانہ
وقف جانگدازی ہا صرف اشکبار رہیا

جانگدازی تو نیر گرشمہ یعنی پروانہ روشنی سے (اشکباری) سے مائل ہی ہو شعر سے کھلا ناصر کر جس جاتے آتے ڈھتے پھرتے اور جل گئے۔ یا شاید یہی ہما ہو دعویٰ بہ صدی ہیں پروانہ بقول بی تھیسن کے بھین بیمار رہتا اور ڈوور کنکورے کے لیے جاتا ہو۔

باقی اشعار صاف ہیں۔ منظومات کے بعد پھر وہی بی عمرانہ کا پرانا راگ بجتا ہے جسکی لے کی بھول بل پنچ کے ناظرین پہلے سن چکے ہیں۔ اگر وہی سیر نہیں ہوا تو پھر کچھ تعریف کی جائے۔ مصنف صاحب فرماتے ہیں۔ "ایک عجیب شخص جس کے ہر عضو لطیف سے عجیب و حیرانی تخلیق پائی تھی اس کی ہر سانس ایک مکمل موسیقی ہر آواز ایک باسعنی نغمہ ہر حرکت ایک لغزش ناز اور تبسم ایک لطیفہ روح اور ہر نظر ایک دلکش منتی تھی۔" کہیے حضرت! کچھ دل خوش ہوا۔ آپ جانتے بھی ہیں اس اردو کا نام کیا ہے؟ اسے جناب اس اردو کو "عجیب اردو" کہتے ہیں جیسے وہ ایک عجیب شخص کے ہر عضو لطیف سے عجیب و حیرانی تخلیق پائی ہے۔ ٹھیک اسی طرح تخیلات مذکورہ کے اعضائے لطیفہ کا فی محل واحد مجمع و متصل ہونا اس اردو کا باعث تخلیق ہے نو بانی اور کسی نوخیز جب عروستان آگرہ میں شریف نوائی کو مکمل موسیقی بنائے ہوئے تحت و فوق آزادی کے سریر خلوت پر جلوہ آرا ہوتے ہیں اور جب عروستان نازک و سنجیدہ نظرت حرا و شریفہ کے نازک مناک میں سیماب مضطرب کی لرزش پیدا کرتے ہیں تب کہیں قلم کی پہلی جنبش سے اس نا تحقیق اردو کا وجود متعلق ہوتا ہے۔ یہ کیمیا کا نسخہ ہے اور اس کو رسواد شخص کو سکا علم ہے جو شاگرد ہی کا ہو۔ اور دوسرے اچھی طرح واقف ہو نہ فارسی و عربی زبان کافی دخل رکھتا ہو۔ مگر عموماً بہ روانی ضرور کرتا ہے اردو کی جان بچائیے۔ ہم تو سیاب صاحب کو جانتے ہیں نہ ساغر صاحب سے واقف ہیں۔ ہمیں جو کچھ اعتراض ہے وہ اس بیہودہ زبان پر جس کو علم و ادب سے کوئی لگاؤ نہیں۔ چنانچہ علیگڑھ کا معزز رسالہ "نو بہار" انتظار ہے "پیانہ" اردو کی جان پر جتنے ستم توڑ رہا ہے اگر اس میں

کی کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو خدا کے لیے کار پرداز پیمانہ صداقت و راستی کا گلا تو نہ گھونٹیں۔ صداقت کے معنی "دوستی" ہیں غالباً پیمانہ دونوں چاہا ایک دوسرے کے دوست ہو گئے مگر ہم خیال نہیں ہیں۔

(باقی آئندہ)

ادیار

مولانا پنچ کی نوٹ بک

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پلو صاحب کی تنظیم کفر شکنی خوب پھل پھول رہی ہے خلافت کی اسپیشل ٹرین مشرف نبوی کی جھیپ لاد کے در تسبیح پہنچی اسراف و تبذیر یا کسی بدعت کا ارتکاب ہرگز نہیں ہوا۔ خالی خولی تنخواہ یا ایک زندہ جنازہ کا ہاتھوں کی پھلسی پر پہنانا اور سرہانے تختی لٹکانا۔

سرمن خدا سے راہ کہ سوار خوبی آمد

بالکل شریعت کے مطابق اور سنت کے موافق ہے نفس [illegible] اور جنبش تبانی و حیائی سرو سرا کا شیطانی کے منافی ہے۔

سنتے ہیں کہ مدراس میں ایک نووارد بیرسٹر صاحب نے غلطی کی وجہ سے کسی کا ٹائپ رائٹر چرا لیا پکڑے گئے۔ دو سو روپیہ کا مچلکا لے کے مجسٹریٹ نے چھوڑ دیا سواری خرچ پر کلکتہ ہیڈ پارسل ہوئے وہاں ایک دوست نے کام دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اگر ہماری انتہا میں تو بیرسٹر صاحب یا اپنی ذات کو چوروں کی وکالت کے واسطے وقف فرما دیں یا قومی کاموں میں اپنے لیے جگہ خالی کرائیں۔ قانون شکنی کی مشق سرے ہی سے شروع کر چکے ہیں وقت آنے پر کوئی زیادہ دقت نہ ہوگی عقل اور قانون کی افلاس کے آگے وقعت ہی کیا ہے ہزاروں چوریاں محض افلاس کے نتیجوں ہوئی ہیں مگر دہرا ایک چور دو [illegible] مجسٹریٹ مدراس کا پیشہ [illegible]

ایک شخص کا [illegible] کوئی فرزند کے پیدا ہوا

اتفاقاً دوسرے روز چور سے اور صاحب مال سے آمنا سامنا ہوا چور کی صورت دیکھتے ہی صاحب مال کونے میں دبک رہے۔ لوگوں نے پوچھا کیا؟ کہنے لگے بھائی اس کی مزدوری بھی تو ہمارے ذمہ باقی ہے اگر اس نے مزدوری مانگی تو سنت میں لینے کے دینے پڑ جائینگے۔

یہی حال سرکار کا ہے مزدوری کے ڈر سے روپوش ہے پانچ لاکھ پونڈ گئے تو جانے۔

جو اعلان ایرانی وزارت کی طرف سے شیخ محمرہ کے متعلق شائع ہوا ہے نہیں تو بالکل غلط معلوم ہوتا ہے۔ شیخ محمرہ اور معذرت امیر خزعل اور انکسار؟ مشکل ہے کہ خزعل پہاڑ کی چوٹی سے سر کے بل گر کے جبیں سائی پر آمادہ ہو۔ لیکن اگر یہ صحیح ہے تو ہم ایران کو بھی پانچویں سواروں میں شامل کر لینگے۔ سنتے ہیں کہ شیخ محمرہ نے اپنے لڑکے کے ہاتھوں معذرت نامہ بھیجا ہے۔

"حضرت میری توبہ قبول فرمائیے کان پکڑتا ہوں واقعی بندہ سے سخت گستاخی سرزد ہوئی ؎

ستیزہ با چو تو کا ہے دلیل دانش نیست
زباں گزیدم و کردم ز گفتہ استغفار

مگر بیمار ہوں معذور ہوں ناچار ہوں ورنہ فاتحانہ اطاعت بر دوش حاضر ہوتا اٹھا بیٹھی کرتا یہی نامہ لکھتا اب بندہ زادہ حاضر ہوتا ہے اس سے نذر لے لیجیے۔

ستا ہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

بنگال کانگریس بہت زیادہ خانہ [illegible] ہونے والا ہے [illegible] کانفرنس اب کے لکھنؤ میں [illegible] روح پرور نغمے سنائے گی۔ اور نواب صاحب رام پور صدارت کی مسند آراستہ فرمائیں گے [illegible] سال شمسی کا پہلا مہینہ راگ رنگ سے شروع ہوتا ہے خدا کرے سال بھر شہر میں خدایا نہ ہمیں لڑنا جھگڑنا کے تھپکے کی نوبت نہ آئے۔ بفضل تو ؎

جو گئے راگ رنگ بھول گئے لکھنؤی
تیر چیز یاد ہیں دال تیل لکڑی

ابو الاسود دؤلی اور بی کمیشن کی سفارش

ابو الاسود در تپ تھی کہ بالکل بیکار ہے تھے ایک دوست وارد ہوا مگر انھوں نے سلام نہ کی۔ وہ جھلایا اور کہنے لگا حضرت! میں آپ کے وطن سے آ رہا ہوں آپ کی بی بی پیٹ سے تھیں نہ؟

ابو الاسود - جی ہاں ساتواں مہینہ میں رکھ کے ہاں تھی تو یہی بات؟

مہمان - انکے یہاں دو جڑواں لڑکے پیدا ہوئے۔

ابو الاسود - دوسرا سوال پیٹ رکھوانے کا نتیجہ بھی ہوتا ہے

مہمان - ایک لڑکا مر گیا۔

ابو الاسود - تیسرا سوال دو دو کو وہ پالنا آسان نہ تھا۔

مہمان - پھر دوسرا بھی چل بسا۔

ابو الاسود - چوتھا سوال بچوں کا صدمہ فراق نہ اٹھا سکا۔

مہمان - آپ کی زوجہ محترمہ بھی گزر گئیں۔

ابو الاسود - پانچواں سوال ماں کی ماتا۔

مہمان - افسوس سنگدل پار تھا دکھی نہ [illegible] کا علم ہوتا ہے

ابو الاسود - سور کا پی [illegible] ہی سے آپ بندہ نے [illegible] کیا۔

بی کمیشن کی رپورٹ مرتب ہو رہی تھی تو ہندوستانیوں نے کہا بی بی پیٹ سے ہیں مگر طعام [illegible] مارنے والے خبر تو سب بچے ہوئے تب ابھی مرے تب بھی اب بی بھیجی جان (خواہ منخواہ) کا دم ہونٹوں پر ہے مگر سنتے ہیں کہ آئندہ اپریل سے سفارشیں قبول ہوں گی جو اس پر ہینگی۔ اور چلو تھیاں کرنے والے کچھ نہ پیدا کرینگے ؎ [illegible] کب وکالت ہے

مہاتما گاندھی نے مقتضائے انکساری سے ہی ذات پر بیٹھنا منظور کر لیا ہے جو سوراجیوں نے بچھایا ہے [illegible] تھا گویا مہاتما نے اپنی طرف سے رفع منازعت و [illegible] پر مہاتمائی اختیارات سے کام لیا۔ پھر بھی بنگال کانگریس عمل کی راہ سے بچھڑی رہے گی۔ خوشخبریوں کے [illegible]

غرض یہ کہ ابھرے ہیں [illegible] آفت میں کیسی خرابہ خیال ہے۔ اجلاس تھا نہ رہیگا دبائی جیتی فوج اور مسلمانوں میں کبھی نہ ہوگی مگر وہی [illegible] تماشا فرش [illegible]

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک دو پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے
اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان سے ہی اودھ پنچ کا معیار معلوم کر لینگے
کی قابلیت ایڈیٹر کی معلوم ہو سے انھیں کافی واقفیت
ہو گئی انکی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔
ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں بچ رہے
ہیں ان کو نمونہ میں صرف کر دیتے ہیں۔ طالب نمونہ
کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں
یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی
کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے
بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو
ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں
اور جب مضمون بھی اسکے مذاق کے موافق مل جائیں
تو دام وصول۔ ورنہ پنچ پڑھ کر قیمت کھائی ہو [illegible]
تقصیر شما بسلامت۔

(۲) نمونہ بستہ آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ
دکھانے کو [illegible] دکھانے کے مساوی ہے۔ ایسے
حضرت منی آرڈر بھیجیں کہ ہم انتظار وصول زر قیمت
سے اور آپ انتظار وصول نامہ پنچ کی زحمت سے
بچیں اور دو آنہ کی جگہ چار آنہ بھی صرف نہوں۔

(۳) بعض قدردان فہرست ختم۔ مدت خریداری کی
اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے
تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا
اب جتنے پرچہ اس بیچ میں ہیں ناغہ ہو گئے سب
[illegible] ارشاد صرف اسی
صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں موجود ہوتا

(۴) جو پرچہ ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف
آٹھ روز کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں [illegible]
کی ضرورت نہیں لہٰذا جوابی پوسٹ کارڈ بھیجیے اور پرچہ منگائیے

(۵) اگر یہ پرچہ پنچ رنگ کا ہے آپ کی رائے میں مفید
ہے تو خود خریدار ہو جانے سے پورا حق قدردانی ادا نہیں
ہوتا بلکہ اپنے احباب میں اسکی اشاعت کی بھی کوشش
بھی فرمائیے خیر الناس من ینفع الناس

والسلام "منیجر"

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) زر جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔
(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی
(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائیگا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بچے ہوئے پرچے واپس نہ لیے جائینگے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۲ء کی جلدیں [illegible]
شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد [illegible]
(۲) جلد [illegible] نمبر ان نمبروں میں [illegible]
بہترین نمونہ موجود ہیں [illegible] مضامین کے شائقین کو
فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد [illegible] علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ... - اودھ پنچ لکھنؤ